سنہ ۱۳۰۹

فی قصصہم عبرة لاولی الالباب

[illegible] المنتہ کہ درین زمان میمنت اقتران و
اوان سعادت توامان این کارنامہ نادر وقعات عجیبہ [illegible]

نوادر عجیبہ

موسوم بہ

سوانح احمدی

مؤلفہ جناب منشی محمد جعفر صاحب تھانیسری [illegible] بتصحیح تمام
جناب مولوی امجد علی صاحب دہلوی سلمہ اللہ [illegible]

در مطبع فاروقی دہلی باہتمام
محمد معظم طبع شد

قیمت فی جلد [illegible] جلد ۱۰۰۰

شاہ صاحب موصوف نے ایک عجیب و غریب اور عبرت انگیز اور ہدایت آمیز خواب اسطرح پر دیکھا کہ ایک بڑا فراخ
اور وسیع میدان ہے اُسمین سفید فرش مثل بُراق نہایت عمدگی اور آب و تاب سے بچھا ہوا ہے اور اُس فرش پر
بہت سے آدمی نورانی چہرہ اور عمدہ شکلون والے لباسِ فاخرہ پہنے ہوئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تشریف آوری
کے منتظر ہین شاہ عبدالعزیز صاحب بھی حال تشریف آوری جناب امیر کا معلوم کر کے اُسی فرش پہ ایک جگہہ بیٹھ گئے
ناگاہ تھوڑی دیر کے بعد حضرت امیر جانب قبلہ سے نمایان ہو کر رونق افروز اُس مجلس کے ہوئے اور مولانا صاحب کے
روبرو چارزانو بیٹھ گئے اور مولانا ممدوح بپاس ادب آپکے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھے۔ حضرت امیر نے سوائے شاہ
صاحب کے کسی دوسرے آدمی سے کلام نہین کیا۔ شاہ صاحب نے جناب امیر کو اپنی طرف متوجہ اور مہربان پاکر اور
اِس موقع کو غنیمت جانکر چند سوال حسب ذیل عرض کئے اوّل یہ کہ چارون فقہا کے مذہب مین کونسا مذہب
آپکو پسند اور مختار ہے آپنے جواب دیا کہ انمین کوئی مذہب بھی مجھکو پسند نہین ہے اور فرمایا کہ انمین کوئی مذہب بھی
میرے طور اور طریقے پر نہین ہے سب مین افراط و تفریط ہو گئی ہے دوم آپنے عرض کیا کہ اِن مشہور طرق اولیاء اللہ
مین کونسا طریقہ حضور کے طور پر ہے جناب امیر نے فرمایا کہ انمین بھی کوئی طریقہ میرے طور پر نہین ہے ہر طریقے
مین کچھ کچھ چیزین نامرضی یا خلاف طور میرے لوگون نے ایجاد کر لی ہین اور اس وجہ سے سکے سب ہمارے طور
اور طریقے سے بہت دور جا پڑے ہین کیونکہ ہمارے عہد مین صرف تین طور کے شغل حصول تقرب الٰہی کے لئے
یعنی ذکر اور تلاوت قرآن اور نماز تھے۔ اب اِن لوگون نے صرف ذکر کو شغل مقرر کر لیا ہے اور تلاوت قرآن
اور نماز کو جو اصل اشغال حصول تقرب الٰہی مین شغل ہی نہین جانتے۔ پھر شاہ صاحب نے عرض کیا کہ اگرچہ مجھکو
بذریعہ چند طریقون کے انتساب اور توسل آپکی جناب مین حاصل ہے لیکن امیدوار ہون کہ بلاواسطہ حضور کے
دستِ مبارک پر بیعت کرون اُسوقت حضرت امیر نے اپنے ہاتھ پھیلا کر انسے بیعت لی اُس بیعت سے بہت سے امور معظم
کا الفا شاہ صاحب کے باطن مین ہوا۔ اسکے بعد شاہ صاحب نے عرض کیا کہ اکثر صحابہ خصوصًا قریش نے آپسے
جھگڑے کئے ہین اُسکی اصل کیا ہے اور اُنکے حق مین کیا حکم ہے حضرت امیر نے فرمایا کہ میری اُنکی شکایت برادرانہ
تھی یا فرمایا کہ بوجہ شکایت برادرانہ کے شکر رنجی باہم ہو گئی تھی مگر نافہم لوگون نے اسکو بہت بڑھا لیا اور دور دور
لیگئے۔ پھر شاہ صاحب نے عرض کیا کہ فلان جماعت اپنے کو سید اور آپکی اولاد سے سمجھتی ہے۔ جناب امیر نے فرمایا کہ
وہ جھوٹے ہین میری اولاد سے ہرگز نہین ہین۔ پھر حضرت امیر نے فرمایا مینے سُنا ہے کسی شخص نے ایک کتاب
پشتو زبان مین تصنیف کی ہے اور اُسمین کلمات میری حقارت کے لکھے ہین تمکو اُسکی کچھ خبر ہے۔ شاہ صاحب
نے عرض کیا کہ مین نہ پشتو جانتا ہون اور نہ اُس کتاب کے حال سے واقف ہون مگر اسکی تحقیقات کر کے پھر عرض
کرونگا اسکے بعد اور چند باتین ہوئین جو شاہ صاحب کو یاد نہین۔ پھر حضرت امیر یکایک اُٹھکر جدھر سے تشریف